Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۵ شعبان ۱۳۹۳ھ ۴ تبوک ۱۳۵۲ ہش ۴ ستمبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۰۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳ تبوک۔ دلیدرک (سوئٹزرلینڈ) سے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے بذریعہ کیبل گرام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کو یہ اطلاع دی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۷ اگست بروز پیر زلیدرک سے روانہ ہو گئے۔

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے اور حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تاحال پشاور میں قیام فرما ہیں آپ نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں جو حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے نام موصول ہوا ہے یہ تحریر فرمایا ہے کہ آپ کو بواسیر کی تکلیف ہو گئی ہے اس کے علاوہ ایک ٹانگ میں شدید درد ہے۔

آپ نے فرمایا ہے کہ طبیعت کی خرابی کی وجہ سے خطوط کے جواب لکھنے تو کجا لکھوانے بھی مشکل ہیں۔ میں سب کے لئے برابر دعا کرتی ہوں تمام بھائی بہنیں میری صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین ۔

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اساتذہ ۔طلباء فوری طور پر سکول میں حاضر ہو جائیں سیلاب کے امدادی کام کے سلسلہ میں فوری ضرورت ہے۔ (ہیڈ ماسٹر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام :-

مامور من اللہ کے دل میں مخلوقِ خدا کے لئے غیر معمولی ہمدردی کے جذبات موجزن ہوتے ہیں

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم مخلوقِ خدا سے ہمدردی کا کامل نمونہ تھے

"مامور من اللہ کی دعاؤں کا کل جہان پر اثر ہوتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کا ایک باریک قانون ہے جس کو ہر ایک شخص نہیں سمجھ سکتا۔ جن لوگوں نے شفاعت کے مسئلہ سے انکار کیا ہے انہوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔ شفیع کو دو قسم کا تعلق قدرت چاہتا ہے اس کو ایک تعلق شدید خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور دوسرا مخلوق سے۔ مخلوق کی ہمدردی اس میں اس قدر ہوتی ہے کہ یوں کہنا چاہیئے کہ اس کے قلب کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی ہے کہ وہ ہمدردی کے لئے جلد متاثر ہو جاتا ہے اس لئے وہ خدا سے لیتا ہے اور اپنی عقد ہمت اور توجہ سے مخلوق کو پہنچاتا ہے اور اپنا اثر اس پر ڈالتا ہے اور یہی شفاعت ہے۔

انسان کی دعا اور توجہ کے ساتھ مصیبت کا رفع ہونا یا معصیت اور ذنوب کا کم ہونا یہ سب شفاعت کے نیچے ہے توجہ سب پر اثر کرتی ہے خواہ مامور کو اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کا نام بھی یاد نہ ہو۔ ...

مامور من اللہ جب آتا ہے تو اس کی فطرت میں سچی ہمدردی رکھی جاتی ہے اور یہ ہمدردی عوام سے بھی ہوتی ہے اور جماعت سے بھی۔ اس ہمدردی میں ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے کہ آپ دُنیا کے لئے مامور ہو کر آئے تھے۔ اور آپ سے پہلے جس قدر نبی آئے وہ مختص القوم اور مختص الزمان کے طور پر تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کل دُنیا اور ہمیشہ کے لئے نبی تھے۔ اس لئے آپ کی ہمدردی بھی کامل ہمدردی تھی۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۲۶ تا ۲۲۷)

ہفتہ اصلاح و ارشاد مجالس انصار اللہ

قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ کے پروگرام کے ماتحت ہر سال ستمبر میں یہ ہفتہ منعقد کیا جاتا ہے۔ امسال سیلاب کی وجہ سے یہ پروگرام چھ دن کی بجائے صرف تین دن رکھا گیا ہے۔ اس سال ماہ ستمبر کی ۲۱۔۲۲۔۲۳ تاریخ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار، یہ اجلاس ہوں گے جن میں حسب ذیل مضامین بیان ہوں گے۔

۱۔ قرآن مجید کی رُو سے اصلاح وارشاد کی اہمیت اور تاکید

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اہم کام "اصلاح وارشاد"

۳۔ اشاعتِ قرآن کریم کی ضرورت و تحریک

تمام مجالس انصار اللہ اس پروگرام کو کامیاب کر کے ممنون فرمائیں۔ مضامین کے متعلق مختصر نوٹس ان شاء اللہ مجالس کو بھجوا دیئے جائیں گے۔ (قائد اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ کے کوائف

اشاعتِ قرآن کریم کے لئے پریس کے قیام کے سلسلے میں مشورے

ناصرات الاحمدیہ لنڈن سے گفتگو اور ایمان افروز خطاب

اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرنے اور سیلاب زدگان کی ہر ممکن مدد کرنے کا تاکیدی ارشاد

(از محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے)

لنڈن ۱۳ اگست ۱۹۷۳ء

آج صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ضروری ہدایات جاری فرمائیں۔ اشاعت قرآن کریم کے سلسلے میں آج بھی حضور نے آف سیٹ مشین اور دھات کی پلیٹ پر عکس لینے والے کیمرہ کے متعلق مشورہ کیا۔ نیز ارشاد فرمایا کہ کسی فرم کو آرڈر دینے سے پہلے مزید معلومات مہیا کی جائیں۔ اس سلسلے میں عزیز طاہر سفیر سے رپورٹ پیش کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

ناصرات الاحمدیہ سے گفتگو اور خطاب

شام کو حضور نے ناصرات الاحمدیہ لنڈن سے خطاب فرمایا۔ یہ خطاب ننھی بچیوں سے انتہائی شفقت اور ان کی تربیت کیلئے انتہائی تڑپ کی کیفیت کا حامل تھا۔ سب سے پہلے ننھی بچیوں کی طرف سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ اس کے بعد حضور نے انگریزی اور اردو زبان میں بچیوں کو خطاب فرمایا۔ حضور کے ارشادات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

فرمایا۔ میں آج کوئی تقریر نہیں کرونگا بلکہ میں اپنی ننھی ناصرات سے گفتگو کرونگا

اس کے بعد حضور نے بچیوں سے ان کی عمریں دریافت فرماتے ہوئے پوچھا کہ ناصرات کی عمر کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ فرمایا مجھے کئی بچیاں ایسی نظر آرہی ہیں جن کی عمر ناصرات کی ابتدائی عمر سے کم ہے۔ کیا آپ پانچ سال کی بچی کو ناصرات میں شامل کر لیتے ہیں۔ اور ایک بچی سے پوچھا گیا کہ کیا وہ اردو، انگریزی، فرانسیسی اور جرمن زبانوں میں سے کوئی زبان بول سکتی ہے۔ عزیزہ بشریٰ بنت امام بشیر احمد رفیق صاحب کو حضور نے آگے آنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ اور اُس سے پوچھا کہ کیا کوئی نظم سنا سکتی ہو۔ بچی نے مندرجہ ذیل نظم سنائی۔

قرآن سب سے اچھا، قرآن سب سے پیارا
قرآن دل کی قوت، قرآن ہے سہارا
اللہ میاں کا خط ہے، جو میرے نام آیا
استانی جی پڑھاؤ، جلدی مجھے سپارہ

حضور نے عزیزہ بشریٰ سے فرمایا کہ وہ پشتو کی نظم بھی سنائیے۔

ایک اور بچی نے بھی نظم سنائی جس کی ابتداء اس طرح پر ہے:۔

الٰہی مجھے سیدھا رستہ دکھا دے
مری زندگی پاک و طیب بنا دے

چند بچیوں نے صل علیٰ نبینا صل علیٰ محمدؐ مل کر پڑھا۔

اس کے بعد حضور نے انگریزی زبان میں بچیوں سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا مفہوم اور تعریف بتاؤ۔

اللہ تعالیٰ کی عظیم ہستی اور اسکی صفات

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف سہل نہیں۔ آؤ ہم دیکھیں کہ اسلام اور قرآنِ عظیم کے مطابق اللہ تعالیٰ سے کیا مراد ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ وہ عظیم ہستی ہے جو تمام صفات حسنہ سے متصف ہے اور جسکے اندر کوئی عیب اور خامی نہیں پائی جاتی۔ اللہ اسم ذات ہے۔ اللہ وہ ہستی ہے جس میں وہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جن کا ذکر قرآنِ کریم میں آیا ہے۔ مثلاً سورہ فاتحہ ہی کو لے لیں۔ اس میں چار صفات کا ذکر ہوا ہے۔ ربّ العلمین، الرحمٰن، الرحیم، مالک یوم الدین۔ یہ چار صفات بنیادی صفات ہیں۔ ویسے اللہ تعالیٰ کی اسقدر صفات ہیں کہ ہم ان کے شمار کی طاقت نہیں رکھتے۔ ہاں قریباً سو سے زائد ایسی صفاتِ الٰہیہ ہیں جن کا تعلق کرۂ ارضی پہ آباد بنی نوع انسان سے ہے۔ ان صفات کا قرآنِ کریم نے ذکر فرمایا ہے۔

اب آئیے دیکھیں کہ ربّ العالمین سے کیا مراد ہے۔ فرمایا۔ ربّ العالمین دو لفظ ہیں اور انکے اندر اتنے معانی ہیں کہ آدمی کا دماغ حیران رہ جاتا ہے۔

پھر حضور نے بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن پڑھی ہے؟ یا اسکے متعلق کچھ علم ہے۔ ایک بچی نے بتایا کہ ہمارے گھر میں پڑھی جاتی ہے۔

فرمایا۔ ایک عیسائی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ کا تورات پہ ایمان ہے۔ اگر یہ الہامی کتاب ہے تو پھر تورات کے بعد قرآن کریم کی کیا ضرورت پیش آئی؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ تم کہتے ہو کہ قرآن مجید کی تورات کے بعد کیا ضرورت ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ تم اپنی تورات سے جو تقریباً ستر صحیفوں پر مشتمل ہے صرف سورہ فاتحہ جتنے معانی نکال کے دکھا دو تو میں سمجھونگا کہ تمہارے پاس کچھ ہے۔

سورۃ فاتحہ کے مضامین

فرمایا سورہ فاتحہ چھوٹی سی سورۃ ہے لیکن جو کچھ اس میں بیان ہوا ہے وہ ساری تورات میں بیان نہیں ہوا۔ اسکے اندر سیاسیات، معاشرہ، اقتصادیات، روحانیات اور دیگر ہر قسم کے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پر مشتمل ۳۵۰ صفحات کی کتاب ہم نے چھاپی ہے جس میں صرف سورہ فاتحہ کی تفسیر بیان ہوئی ہے۔

اسکے بعد حضور نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہ ایمان لاتے ہیں۔ بتاؤ اس ایمان کا کیا مطلب ہے؟

بچیوں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے ہیں۔

رسولِ کریمؐ کی وجہ سے ہی کائنات پیدا ہوئی

فرمایا اللہ تعالیٰ کا پیغام تو موسیٰ علیہ السلام بھی لیکر آئے تھے۔ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہی کائنات پیدا ہوئی۔ فرمایا لولاک لما خلقت الافلاک کا مطلب بتاؤ۔ پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا انسانی پیدائش اور ارتقاء کا عمل بہت قدیم اور دیرینہ ہے۔ پہلے جمادات۔ پھر نباتات پھر حیوانات پیدا کئے گئے۔ پھر نہ جانے کتنے اربوں ارب سالوں میں نہ معلوم کتنے انسان پیدا ہوئے۔ پھر دائرہ تنگ ہوا اور انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ شروع ہوا۔ جن کی تعداد بعض کے نزدیک ایک لاکھ ہے۔ پھر ان میں سے اور دائرہ تنگ ہوا۔ اور شریعت لانے والے انبیاء آئے۔

پھر شارع انبیاء میں سے ایک وجود ابھرا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک تھا۔ یہ ہے اصل مطلب لولاک لما خلقت الافلاک کا۔

ہمارا ایمان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ پہلوں کے لئے بھی اور بعد میں آنے والوں کیلئے بھی۔ یہ اختلاف ہے احمدیوں اور آج کے دیگر مسلمانوں کے درمیان۔ فرمایا میں نے آج کا لفظ جان بوجھ کر استعمال کیا ہے لیکن امت کے جو بزرگ تھے وہ یہی ایمان رکھتے تھے۔ فرمایا قرآن کریم کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ اس عظیم کتاب کا ایک حصہ حضرت آدمؑ پر اترا۔ ایک حصہ حضرت نوحؑ پر۔ اور ایک حصہ حضرت موسیٰؑ پر۔ لیکن ساری کتاب صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر نازل ہوئی۔

فرمایا۔ قرآن کریم کی شریعت انسان کیلئے صحیح اور حقیقی اور عقلی شریعت تھی۔ انسان آدم علیہ السلام کے زمانے میں اسے سمجھنے کے قابل نہ تھا۔ پہلے کچھ حصہ دیدیا پھر کچھ اور دیدیا۔ یہانتک کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں داخل ہوئے اور آپؐ کو پورے کا پورا قرآن دے دیا گیا۔

فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی صفت رحمۃ للعلمین ہے کہ وہ پہلوں کیلئے بھی بھلائی اور بزرگی اور نیکی کا سامان لیکر آئے اور بعد میں آنیوالوں کیلئے بھی یہی وجہ ہے کہ پہلی کتب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و خوبی کے گن گائے گئے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے کچھ نظارے دکھلائے گئے تھے۔ یہانتک کہا گیا ہے کہ انکا آنا ایسا ہوگا کہ جیسے خدا آسمان سے نازل ہو گیا اور خود تورات میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ وہ تجلی جو انسان کامل کیلئے مقدر ہے وہ مجھے بھی دکھا۔ خدا نے کہا کہ تو دیکھ نہیں سکتا۔ چنانچہ جب اس تجلی کی ایک جھلک طور پر دکھائی گئی تو پتھر بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے اور حضرت موسیٰؑ بیہوش ہو کر گر گئے حالانکہ یہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تجلی کا ایک مختصر سا حصہ تھا۔

پس بنیادی بات یہ ہے کہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔ دوسرے مسلمان سمجھتے ہیں کہ آپؐ رحمۃ للعالمین ہیں۔ مگر رحمۃ للعالمین کا مطلب ہے کہ اس زمانے کیلئے بھی رحمت ہوں لیکن آج کے مسلمانوں نے آرام سے کہدیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب "اسلام" مصنفہ پروفیسر الفریڈ گلیم - ایڈیشن ۱۹۶۸ء

محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ - لائلپور

پروفیسر الفریڈ گلیم عربی زبان کے مشہور و معروف عالم تھے۔ لندن یونیورسٹی - پرنسٹن یونیورسٹی اور بیروت کی امریکن یونیورسٹی میں وہ عربی زبان کے پروفیسر رہے - علاوہ ازیں دمشق کی عرب اکاڈیمی - بغداد کی اکاڈیمی اور استنبول یونیورسٹی نے انہیں اپنی رکنیت کا اعزاز دیا کتاب Legacy of Islam پروفیسر موصوف کی ادارت کی رہین منت ہے اور یہ کتاب دنیا کی متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو کر شائع ہو چکی ہے - پروفیسر موصوف ۱۹۶۵ء میں وفات پا گئے۔

زیر نظر کتاب "اسلام" پہلی مرتبہ ۱۹۵۴ء میں شائع ہوئی - بعد ازاں اسکے چھ ایڈیشن ۱۹۶۸ء تک نکل چکے ہیں۔ اس کتاب میں پروفیسر مذکور نے عیسائی مشنریوں کے مسلک کی پیروی کرتے ہوئے اسلام - بانیٔ اسلام اور قرآن شریف پر بیسیوں رکیک اعتراض کئے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ کتاب مذکور کا نرمی سے مدلل جواب لکھا جائے اور مصنف کی ناواقفی کو ثابت کیا جائے - باوجود اس علم و فضل کے جو مذکورہ بالا تعارف سے ظاہر ہوتا ہے۔

تاہم چند مقامات پر پروفیسر مذکور نے اسلام کی خوبیوں کا بھی اعتراف کیا ہے جو "خذ ما صفا ودع ما کدر" کے طور پر درج ذیل ہے۔

۱- اذان

"مؤذن مسلمانوں کو نماز کے لئے پکارتا ہے اور مسجد کے مینار پر کھڑا ہو کر ایک پرسوز اور بلند آواز میں اعلان کرتا ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے - میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں - میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں - نماز کے لئے آؤ - کامیابی کی طرف آؤ - اللہ سب سے بڑا ہے - صبح کی نماز کے وقت یہ بات بھی یاد دلائی جاتی ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے -

کوئی بھی متانت پسند یورپین جو اذان کے مذکورہ بالا الفاظ کو سمجھتا ہو - اذان کے اس اعلان اور اس کی دلسوزی اور تضرع سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ اذان میں بذات خود ایک حقیقی تاثیر ہے اور گھنٹی بجانے کو اذان سے کوئی بھی نسبت نہیں ہے"۔ (صفحہ ۹۶)

۲ - نماز

"لین (Lane) کے الفاظ جو مسلمانوں کے طریق عبادت کے متعلق ہیں - میں اپنے ذاتی مشاہدہ کی بناء پر ان کی تصدیق کرتا ہوں - لین لکھتا ہے کہ:-

"مسلمانوں کے طریق عبادت میں انتہائی ادب اور متانت پائی جاتی ہے - مسجد کے اندر نمازی کی نگاہوں میں اور طریق عمل میں کوئی ہیجان نہیں ہوتا بلکہ اس میں سکون اور عاجزانہ پاکیزگی ظاہر ہوتی ہے اور وہ اپنے خالق کی عبادت میں ہمہ تن کھویا ہوا نظر آتا ہے - خشوع و خضوع کے ساتھ نگاہیں نیچی کئے ہوئے جس میں کوئی ریاء یا نمائشی عاجزی نہیں پائی جاتی - یہ ہے ایک مسلمان کی عبادت کی کیفیت"۔

پھر پروفیسر گلم لکھتے ہیں کہ "ہمارے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ ماسوا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی رسالت کے اقرار کے مسلمانوں کی عبادت کے اندر کوئی بات ایسی نہیں ہے جس کی وجہ سے ایک عیسائی اس عبادت میں شامل نہ ہو سکے۔

جو شخص خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے الفاظ کو سمجھتا ہو - یہ عبادت بجائے خود اسے اپنی طرف کھینچتی ہے۔

میری طرح کا ایک عیسائی گرجا کے اندر شور و غل اور مختلف فرقوں کی باہمی ہنگامہ آرائی دیکھنے کے بعد جب یروشلم کی مسجد میں جاتا ہے تو مسجد کے اندر مجھے ایک ایسی چیز نظر آتی ہے جو گرجا کے اندر موجود ہونی چاہیئے تھی اور اس تقابل سے مجھے ایک صدمہ اور غم پہنچتا ہے"۔ (صفحہ ۹۸)

۳ - قرآن شریف کی تاثیر

"قرآن، دنیا کی ایسی ادبی کتابوں میں سے ہے جس کا صحیح صحیح ترجمہ کرنا محال ہے قرآن کے اندر ایک خاص ہم آہنگی - ایک خاص حسن و خوبی پائی جاتی ہے جو کانوں کو مسحور کر دیتی ہے - عیسائی عرب قرآن کے اسلوب بیان کے مداح ہیں - غیر مسلم عربی دان قرآن کی خوبی کے معترف ہیں جس وقت قرآن بلند آواز سے یا خوش الحانی سے پڑھا جائے تو اس کے اندر ایک وجد انگیز تاثیر ہوتی ہے اور ترتیب کلام سے قطع نظر سننے والا اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا"۔ (صفحہ ۷۳)

۴ - جماعت احمدیہ

پروفیسر موصوف نے جماعت احمدیہ کے عقائد کا بھی اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے - جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات یہ ہیں کہ وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں - کسی آیت کو منسوخ قرار دینا تفسیر نویس کی اپنی غلطی ہوتی ہے - دین کے معاملہ میں کوئی زبردستی نہیں ہو سکتی اور نہ دین کو پھیلانے کے لئے جنگ کی جا سکتی ہے - دوزخ دائمی نہیں ہے - دین کے اندر کوئی بدعت پیدا کرنا گناہ ہے - پیروں فقیروں سے حاجت براری چاہنا توحید کے منافی ہے اجماع بالعموم صحابہ تک محدود ہے - الہام کا سلسلہ ایک سچے پرستار کے لئے ہمیشہ جاری ہے - بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا ماننا ضروری ہے - دین کے معاملہ میں روحانی امور کو قانونی امور پر فوقیت ہے - نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں یعنی سب نبیوں سے افضل ہیں - عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں گئے وغیرہ۔

نوٹ:- ایک بڑی غلطی جماعت احمدیہ کے متعلق پروفیسر صاحب نے کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی وفات پر خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب نے جماعت سے اختلاف کیا اور قادیان کو چھوڑ کر لاہور میں اپنی علیحدہ جماعت قائم کر لی - یہ بات صریحاً غلط ہے کیونکہ ہر دو صاحبان موصوف نے ۱۹۰۸ء میں نہیں بلکہ ۱۹۱۴ء میں علیحدگی اختیار کی اس سے ظاہر ہے کہ پروفیسر مذکور کا علم جماعت احمدیہ کے متعلق ناقص تھا

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کتاب زیر نظر میں صحیح باتیں اور غلط باتیں باہم دست و گریباں ہیں - مصنف مذکور نے قرآن شریف میں بعض الفاظ کا عجمی ہونا بھی ظاہر کیا ہے - اس کے متعلق انشاء اللہ آئندہ فرصت میں عرض کیا جائے گا۔

آپ نے دیکھا کہ پروفیسر صاحب نے اذان - نماز - قرآن شریف کی روحانی تاثیرات کا اعتراف کس رشک بھرے دل سے کیا ہے اور ان کی یہ حالت ہوئی ہے کہ

نہ انکار میکنم نہ ایں کار میکنم

وقال اللہ تعالیٰ - رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ - اور بہرحال یہ

آ رہا ہے اسطرف احرار یورپ کا مزاج

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۱واں سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال ۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۳ء بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استاذی المکرم سیّد میر داؤد احمد صاحب

مکرم سیّد منصور احمد صاحب مبلغ اسلام مقیم فری ٹاؤن سیرالیون

جامعہ احمدیہ میں ۱۹۶۲ء سے ۱۹۶۸ء تک چھ سال ہمیں سیّد میر داؤد احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفادہ کی اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی۔

اسکول اور کالج کے دوران خاکسار نے بیسیوں اساتذہ سے پڑھا ہے۔ لیکن جس احساس ذمہ داری کا ہم نے آپ میں مشاہدہ کیا ہے وہ کسی اور میں شاید ہی دیکھی ہو۔ جامعہ کی آخری کلاس درجہ خامسہ میں ہمیں میر صاحب مرحوم و مغفور نے ایک سال صحیح بخاری پڑھائی ہے۔ آپ کا یہ طریق تھا کہ گھنٹی بجنے کے بعد چند سیکنڈ کے اندر اندر کلاس میں پہنچ جاتے تھے اور آتے ہی پڑھائی شروع ہو جاتی تھی اور گھنٹی ختم ہو جانے کے بعد بھی جب تک دوسرا استاد نہ آجاتا آپ مسلسل پڑھاتے رہتے اور بخاری جیسی مشکل کتاب کو نہایت احسن پیرایہ میں سمجھا سمجھا کر پڑھاتے۔ پیریڈ ختم ہونے کے بعد بعض اوقات دوسرے استاد صاحب جنکی گھنٹی ہوتی۔ آپ کے ادب اور احترام کی وجہ سے آپ کو یاد نہ دلاتے اور آپ دیر تک پڑھانے میں مشغول رہتے۔ اسیطرح آپ کو اگر معلوم ہو جاتا کہ کوئی استاد جامعہ سے چھٹی پر ہیں تو انکی گھنٹی میں بھی آپ آجاتے اور کہا کرتے کہ چونکہ تمہارا حدیث کا کورس لمبا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح ختم ہو جائے۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ نے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل ہونے کی حیثیت سے طلباء کی علمی لیاقت کے ساتھ طلباء کی صحت اور ایک مبلغ اور مربی ہونے کے لحاظ سے ان پر جو مشکل اور کئی قسم کی دوسری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان کا لحاظ رکھا اور اسی کے مطابق ان کو تربیت دی۔

آپ ہمیشہ کوشاں رہے کہ جامعہ کے طلباء میں خلیفۂ وقت سے دلی محبت اور نظام سلسلہ سے پوری وابستگی پیدا ہو جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ان پر جو بھاری ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کے لئے وہ اہم انتظامی امور کو سرانجام دینے کی پوری اہلیت رکھتے ہوں۔ اور اس کے لئے جہاں پابندی وقت ان کی فطرت ثانیہ بن جائے وہاں وہ کٹھن حالات (جن میں سے ایک داعی الی اللہ کو ہر آن گذرنا پڑتا ہے) کا مقابلہ کرنے کے لئے سخت زندگی گذارنے کے عادی ہوں۔

اہمیت خلافت

طلباء میں خلافت کی اہمیت اور اسلام اور احمدیت سے محبت پیدا کرنے کے لئے وعظ و نصیحت کے علاوہ آپ جسطرح خود خلیفۂ وقت کی اطاعت کرتے تھے۔ اور جسطرح ہمیشہ ان سے انتہائی ادب اور انکساری سے پیش آتے تھے یہ عملی نمونہ بھی اس سلسلہ میں طلباء کی رہنمائی کا بڑا باعث تھا۔

مکرم مولوی صفی الرحمٰن صاحب خورشید مبلغ کوپر، سیرالیون نے مجھے بتایا کہ خلافت ثالثہ کے انتخاب کے وقت وہ گیٹ خلافت میں ڈیوٹی دے رہے تھے انتخاب کے بعد میر صاحب نے انہیں کہا کہ میں تمہاری جگہ کھڑا ہوتا ہوں اور تم فوری طور پر بیعت کر آؤ۔ اسوقت اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ آپ کی مصروفیات کا کیا حال ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے اہمیت خلافت کا جو حسین عملی سبق دیا وہ بھی اس واقعہ سے بخوبی عیاں ہے۔

مختلف تقریبات اور جلسوں میں آپ ہمیشہ پیچھے بیٹھتے اور باوجود دوسروں کے اصرار کے سٹیج پر نہ جاتے۔

جامعہ احمدیہ کا تعلیمی کورس چونکہ کافی محنت طلب ہوتا ہے اور اس میں پانچ زبانوں کے علاوہ آٹھ نو مذہبی مضامین ہر ایک طالبعلم کو پڑھنے پڑتے ہیں۔ اسلئے آپ طلباء کے لئے ورزشی اور تفریحی پروگراموں کا خاص طور پر اہتمام کرتے۔ ہر ایک طالب علم کے لئے ضروری تھا کہ وہ شام کو کوئی نہ کوئی کھیل جامعہ میں آکر کھیلے

گرمیوں کی چھٹیوں سے پہلے اور بعد اور دوران سال بھی بعض اوقات آپ پکنک کا اہتمام کرواتے۔ اور پورے منظم طور پر پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق اسی قسم کے تفریحی پروگرام منائے جاتے۔ اسی طرح گرمیوں کی چھٹیوں میں ہائیکنگ کا پروگرام ہر سال کسی صحت بخش مقام کی سیر پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں ہر ایک طالب علم کو ایک دفعہ شامل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بعض دوسرے تفریحی پروگراموں کا بھی میر صاحب مرحوم وقتاً فوقتاً انتظام کرتے رہتے اور ان میں شامل ہونے کے لئے طلباء کو ترغیب دیتے اور جو محتاج ہوتے اس میں طلباء کی مدد کرتے۔ تاکہ ان پر زیادہ مالی بوجھ نہ پڑے

جامعہ کے طلباء کو مشقت پسند بنانے کے لئے آپ نے ۵۰۰ میل کا پیدل سفر شروع کروایا اور ہر ایک کے لئے اس میں حصہ لینا ضروری قرار دیا یہ چونکہ ایک نئی چیز تھی اور بظاہر مشکل بھی اس لئے طلباء اس میں بادل نخواستہ حصہ لیتے لیکن اب جب ہم عملی میدان میں آئے ہیں۔ تو اس سفر کی افادیت کا اندازہ ہوتا ہے

آپ کی عظیم شخصیت اور نیکی کی وجہ سے طلباء کے دل میں آپ کا ایک خاص وقعت اور رعب تھا لیکن اس کے باوجود آپ اکثر مواقع پر طلباء سے بے تکلفی سے پیش آتے اور ان میں بالکل گھل مل جاتے۔ ہمیں کوئی مشکل پیش آتی تو ہم ان سے بے تکلف بیان کر دیتے اور آپ بھی ایک مشفق باپ کی طرح اس کو حل کرنے میں ہماری پوری مدد اور راہنمائی فرماتے۔

قرآن عظیم کی محبت اور قرآنی مطالب کی ترویج اور اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک خاص جوش اور ولولہ دیا تھا۔ آپ ہمیشہ ہی کوشاں رہے کہ جامعہ کے طلباء قرآن مجید کے ترجمہ اور تفسیر سے اچھی طرح واقفیت حاصل کریں۔

موسم گرما کی تعطیلات کے بہترین استعمال کے لئے آپ نے یہ طریق اختیار فرمایا کہ چھٹیوں کے بعد ترجمہ قرآن مجید اور صرف و نحو (عربی گرامر) کا امتحان لیا جائے۔ چنانچہ یہ امتحان باقاعدہ لیا جاتا تھا اور ہر ایک طالب علم کو اس طرح قرآن مجید پڑھنے اور اس پر غور و تدبر کرنے کے بے شمار مواقع ہر سال میسر آتے رہے

ہر سال رمضان المبارک میں بھی آپ درس القرآن کے لئے طلباء کو خاص تاکید کرتے بلکہ مسجد میں حاضری کا بھی انتظام فرماتے اور خود بھی اس میں نہایت باقاعدگی سے تشریف لاتے اس دوران آپ ضروری نوٹ بھی لیتے قرآن مجید سے عشق کا یہ عملی اظہار طلباء پر اثر کئے بغیر کس طرح رہ سکتا ہے۔

دعا ہے کہ وہ حضرت میر سیّد داؤد احمد صاحب رضی اللہ عنہ پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ اور آپ کی اولاد اور تمام خاندان کو آپ کے خلوص، خلیفۂ وقت سے محبت اور نظام سلسلہ سے وابستگی، انکساری اور دیگر تمام اوصاف حمیدہ سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ اسی طرح آپ کے طلباء کو بھی اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ وہ ہمیشہ ہی آپ کی توقعات کے مطابق خدمت اسلام میں مصروف رہیں۔ اور آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں۔ آمین

انصار اللہ کے کامیاب تربیتی اجتماعات

مورخہ ۱۰ اگست تا ۱۲ اگست تحصیل جڑانوالہ میں مندرجہ ذیل مقامات پر نہایت کامیاب اجتماعات منعقد ہوئے۔ جن کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

بمقام صریح چک ۹۶ گ ب

مورخہ ۱۰ اگست بعد از نماز جمعہ اجتماع زیر صدارت محترم چوہدری شبیر احمد صاحب قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور عہد کے بعد تربیت نفوس، انصار اللہ کی ذمہ داریاں اور برکات خلافت کے موضوع پر علی الترتیب محترم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی سلسلہ، ملک محمد عبد اللہ صاحب نائب قائد اصلاح و ارشاد اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب صدر اجلاس نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ یہ اجلاس ۵ بجے شام تک جاری رہا۔ حاضرین کی تعداد دو صد سے زائد تھی

اسی مقام پر دوسرا پروگرام بعد نماز عشاء شروع ہوا جس میں محترم چوہدری شبیر احمد صاحب نے تبلیغ اسلام کے خوشکن مناظر تصویروں کی صورت میں سلائیڈز کے ذریعہ دکھائے اور ساتھ ساتھ احسن طریق پر تصاویر کی آپ تشریح فرماتے رہے۔ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب نے شرکت فرمائی۔ حاضری پانچ صد سے زائد تھی۔

بمقام چک ۵۶۵ گ ب

مورخہ ۱۱ اگست بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب پروگرام شروع ہوا۔ ابتدائی حصہ پروگرام میں محترم قریشی سعید احمد صاحب اظہر مربی و مکرم ملک محمد عبد اللہ اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب صدر اجلاس نے علی الترتیب نظام خلافت میں جذبہ اطاعت، تربیت اولاد اور موجودہ دور کے تقاضے اور بھاری ذمہ داریاں کے موضوع پر خطاب فرمایا۔

دوسرے حصہ میں سلائیڈز دکھائی گئیں اور تبلیغ اسلام کے مناظر دیکھ کر حاضرین بے حد محظوظ ہوئے۔ غیر از جماعت احباب کی بھی ایک کثیر تعداد تھی۔ کل حاضرین کی تعداد چار صد سے زائد تھی۔ یہ پروگرام ۸ بجے سے ۱۱ بجے رات تک جاری رہا۔

(باقی)

درخواست دعا

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے سب عزیزوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے

(حکیم نذر محمد چک چٹھہ۔ ضلع گوجرانوالہ)

موسم سرما کی سبزیوں کا چارٹ

قسط ۲

نمبر شمار	نام سبزی	قسم زمین	کاشت کا وقت	کاشت کا طریقہ	شرح بیج فی ایکڑ	ترقی دادہ اقسام	زمین کی تیاری	کھادیں	آبپاشی	بیماریوں کا علاج	برداشت کا وقت	پیداوار فی ایکڑ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۸	پالک (ربیع)	ہلکی میرا	ستمبر تا نومبر	چھٹا سے کاشت کریں۔ دو تین دفعہ گوڈی ضرور کریں۔	۱۲ تا ۱۵ سیر فی ایکڑ	کسنٹوری دیسی	۵-۶ دفعہ ہل چلا کر زمین خوب نرم کریں	۱۵ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد اور ایک من یوریا فصل اگنے پر دیں۔	دس پندرہ دن بعد پانی دیں	تیلا اور سنڈی کے خلاف [illegible] سپرے کریں	اکتوبر تا فروری	۲۰۰ من فی ایکڑ	
۹	مٹر ربیع	عام زمین	″	چار فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۴ انچ فاصلے پر بیج لگائیں دو گوڈیاں ضروری ہیں شروع میں ایک دفعہ مٹی چڑھائیں۔	۳۰ سیر	۸ پی، ۳۵ پی [illegible]	۴-۵ دفعہ ہل چلا کر زمین نرم کریں	۱۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد اور ۲ من سپر فاسفیٹ بجائی سے پہلے ڈالیں پھول نکلتے وقت ایک من یوریا فی ایکڑ ڈالیں	دس پندرہ دن بعد	کٹ ورم سے بچنے کے لئے آبپاشی کے ساتھ ایلڈرین ڈالیں	اکتوبر تا مارچ	۱۰۰ من	پودوں کو سہارا دینے کے لئے درختوں کی ٹہنیاں لگائیں۔
۱۰	پیاز (ربیع)	عام میرا زمین	اکتوبر نومبر میں پنیری بوئی جاتی ہے اور جنوری فروری میں پودے منتقل کئے جاتے ہیں	ایک فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۴ انچ کے فاصلے پر پودے لگائیں یا ہموار زمین پر بھی ۴ انچ کے فاصلے پر پودے لگائیں اور تین چار گوڈیاں لگائیں	۴ سیر	۱۔ جالندھری سرخ ۲۔ راولپنڈی سرخ	۵-۶ ہل چلا کر زمین نرم کر لیں	سپر فاسفیٹ دو من فی ایکڑ اور ۲۰ گڈے گوبر کی کھاد بجائی سے پہلے اور ایک من یوریا دوسری گوڈی کے ساتھ جب پودے بڑھ رہے ہوں	ہر ہفتے کے بعد	آبپاشی کے ساتھ ایلڈرین کٹ ورم کے لئے استعمال کریں اور تھرپس کے لئے میٹا سسٹاکس سپرے کریں۔	مئی جون	۱۵۰ من	برداشت سے [illegible] رفتہ پانی بند کر دیں
۱۱	گاجر ربیع	″	اگست تا نومبر	چھٹا سے کاشت کی جاتی ہے ایک فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۴ انچ کے فاصلہ پر بیج لگائے جاتے ہیں دو دفعہ جڑی بوٹی نکالنا ضروری ہے	۳ تا ۴ سیر فی ایکڑ	[illegible] زرد اور سیاہ سرخ [illegible]	ہل چلا کر زمین نرم کر لیں	۱۰ گڈے گوبر کی کھاد اور دو من سپر فاسفیٹ بجائی سے پہلے ڈالیں اور ایک من یوریا جڑی بوٹی تلف کر کے ڈالیں۔	ہر دس دن کے بعد		نومبر تا اپریل	۲۵۰ من	تندرست پودے بیج کے لئے لگائیں
۱۲	سلاد	بھاری عام زمین	ستمبر تا نومبر	—	۱½ سیر		″	۱۰ گڈے گوبر کی کھاد تین من سپر فاسفیٹ بجائی سے پہلے ڈالیں اور ایک من یوریا یا دو من امونیم سلفیٹ کاشت سے پہلے ڈالیں	پندرہ دن کے بعد	—	دسمبر تا مارچ	۱۰۰ من	
۱۳	لہسن	ہلکی میرا	اکتوبر	قطاروں کا درمیانی فاصلہ ۹ انچ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ ۴ انچ۔ ہموار زمین پر کاشت کریں	۸ تا [illegible]		″	۲۰ تا ۳۰ گڈے گوبر کی کھاد اور دو من سپر فاسفیٹ اور ایک من یوریا کاشت سے پہلے استعمال کریں	″	″	اپریل مئی	۱۵۰ من	ہوادار خشک جگہ پر سٹور کریں
۱۴	دھنیا	عام ہلکی بھاری زمین	ستمبر تا نومبر	چھٹا سے کاشت کریں دو تین گوڈیاں ضروری ہیں	۸ تا ۱۰ سیر	—	″	۲۰ گڈے گوبر کی کھاد جب فصل ۴ انچ ہو جائے ایک من یوریا فی ایکڑ دیں۔	″	—	اکتوبر تا فروری بیج کے لئے اپریل مئی	۵۰ من سبز، ۵ من خشک	[illegible] کا خاص خیال رکھیں
۱۵	میتھی	″	″	″	″	—	۴-۵ ہل چلا کر زمین نرم کریں	۱۵ گڈے گوبر کی کھاد اور دو من سپر فاسفیٹ ڈالیں	″	—	نومبر تا مارچ	۵۰ من	میتھی خشک کر کے [illegible]
۱۶	چقندر (ربیع)	ہلکی میرا	اگست تا نومبر	۲ فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۶ انچ کے فاصلہ پر لگائیں تین گوڈیاں ضروری ہیں	۵ تا ۶ سیر		۴-۵ ہل چلا کر زمین نرم کریں	۱۵ گڈے گوبر کی کھاد اور ۲ من [illegible] فاسفیٹ اور ایک من یوریا بجائی سے پہلے	″			۲۰۰ من	[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کی جھنگ میں قابلِ قدر خدمات، بے لوث خدمتِ خلق کی نادر مثالیں

دس ہزار بچوں اور مریضوں میں ایک سو تیس ۱۳۰ من دودھ تقسیم کیا گیا

۲۰ ہزار مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور نے جھنگ میں سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی خدمت کے لئے ۱۴ اگست سے اپنے امدادی کاموں کا آغاز کیا اور خدا کے فضل سے اب تک متاثرین کی ہر ممکن خدمت میں مصروف عمل ہے

ابتداء میں مجلس کی طرف سے متاثرین کے لئے پکے ہوئے کھانے کا بندوبست کیا گیا تھا اور چاولوں کی کئی دیگیں تقسیم کی گئیں۔ یہ امر مشاہدہ میں آیا کہ سیلاب زدہ لوگوں کو پکا ہوا کھانا تو کسی نہ کسی ذریعہ سے مل رہا ہے لیکن یہاں دودھ میسر نہ آنے کی وجہ سے بچے اور مریض سخت تکلیف میں ہیں اس لئے ان کے لئے دودھ مہیا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ تاہم خوراک اور دیگر ضروریات کی چیزیں جنس کی شکل میں ضرورت مندوں کو تلاش کر کے دی گئیں۔ ۲۳ اگست تک ایسے لوگوں میں ۱۶۶ من آٹا ساڑھے چھ من گڑ ۱۶½ من دال ۲۰ سیر چاول ۲۰ سیر کھانڈ ۶۲ گز لٹھا ۲۴ جوڑے نئے کپڑے، چار صد مستعمل پارچات صابن، چائے، ماچس، مٹی کے تیل کے آہنی لیمپ اور دیگر ضروریات کی اشیاء جماعت احمدیہ جھنگ کی وساطت سے تقسیم کی گئیں۔ یہ سامان جماعت احمدیہ لائلپور گوجرہ اور چک ۲۱۹ گ۔ب کی طرف سے متاثرین کی امداد کے لئے مہیا کیا گیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ نیز پانچ ہزار افراد کو پانی پلایا گیا اور ہر موقع پر متاثرین کی تکلیف کے ازالہ کی کوشش کی چنانچہ کیمپوں کے نزدیک ایک نلکا خراب ہو گیا اور کسی نے اسے مرمت کرنے کی طرف توجہ نہ دی ہمارے خدام کے علم میں جب لوگوں کی یہ دقت آئی تو اسے فوری مرمت کروا دیا گیا۔

... ... ایک شدید دقت بچوں اور مریضوں کو دودھ کی تھی جسے خدا کے فضل سے دور کیا گیا۔

دودھ کی تقسیم

ان دنوں جھنگ میں دودھ کی شدید قلت تھی۔ بازار میں دودھ تین روپے سیر بک رہا تھا جو متاثرین اور مصیبت زدہ لوگوں کی استطاعت سے باہر تھا۔ چنانچہ دودھ کی مفت تقسیم کے لئے باقاعدہ اور وسیع انتظام کیا گیا۔ جھنگ میں گورنمنٹ کی طرف سے متاثرین کے لئے سات کیمپ رہائش کے لئے قائم کئے گئے تھے۔ خدام ان کیمپوں میں جا کر دودھ کی پرچیاں ضرورت مندوں کو جاری کرتے اور پھر ان پرچیوں پر مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے امدادی مرکز سے بسہولت مفت دودھ مہیا کیا جاتا۔ ہر ضرورت مند کو ۱½ پاؤ سے ۲½ پاؤ تک دودھ دیا گیا۔ ۲۳ اگست تک دس ہزار سے زائد ضرورت مندوں میں ۱۳۰ من دودھ تقسیم کیا گیا۔

طبی امداد

متاثرین کی ایک اہم ضرورت بروقت طبی امداد کا ملنا تھا۔ چنانچہ مجلس کی طرف سے باقاعدہ ڈسپنسری قائم کی گئی لائلپور سے روزانہ ایک دو کوالیفائیڈ ڈاکٹر تشریف لائے۔ اور کیمپوں میں جا کر متاثرین کا طبی معائنہ اور علاج مفت کیا گیا۔ بہت سے مریضوں کو ٹیکے بھی لگائے گئے۔ وبائی امراض سے بچاؤ کے لئے ہومیوپیتھک ادویہ بھی کھلائی گئیں خدا کے فضل سے اس ڈسپنسری کے ذریعہ ہزاروں مریضوں کو طبی امداد بہم پہنچائی گئی متاثرین کی ضرورت کے مطابق اس انتظام کو مزید وسیع کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی اس لئے اس طبی مرکز کے علاوہ ۱۹/۸ سے گشتی ڈسپنسریاں بھی قائم کر دی گئیں ہر روز طبی امداد کے وفود جھنگ اور ارد گرد کے متاثرہ علاقہ میں پیدل اور سائیکلوں پر جا کر مخلوقِ خدا کی خدمت کرتے رہے۔ اس مرکز کے ذریعہ ۲۰ ہزار مریضوں کو طبی امداد دی گئی

خدمتِ خلق کا ایک قابلِ ذکر واقعہ

خدام نے مخلوقِ خدا کی خدمت جس شوق اور ہمدردی کے جس جذبہ سے کی ہے اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ سیدنا و مولانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ راستہ سے ایذا دینے والی چیزوں کو دور کیا جائے ہمارے خدام کا ایک وفد جھنگ صدر کی ایک تباہ شدہ بستی میں جا رہا تھا راستہ میں ایک مردہ بھینس تھی جس کی وجہ سے سخت تعفن اور بدبو پھیلی ہوئی تھی اتنی شدید کہ ہمارے وفد کے دو نوجوان اس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے چنانچہ ان دونوں خدام کو فوری طبی امداد دی گئی اور واپس سنٹر میں لایا گیا یہاں سے پندرہ خدام کا ایک وفد لوگوں کو ایذا دینے والی اس مردہ بھینس کو راستہ سے دور کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ خدام نے ناک اور منہ پر پٹیاں باندھی ہوئی تھیں۔ چنانچہ پہلے ایک گڑھا کھودا گیا۔ اور اس میں مردہ بھینس کو دبا دیا گیا اور اس طرح بستی کو ایک بڑی مصیبت سے نجات دلائی۔

مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے ان خدام نے جس خلوص اور جذبہ سے یہ کام سرانجام دیا ہے اس کا متاثرین پر بے حد اثر تھا جھنگ کے ایک سیاسی رہنما نے ان خدمات سے متاثر ہو کر کہا۔ "صرف جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے جو لوگوں کی بے لوث خدمت کر رہی ہے۔"

۲۳ اگست کو لائلپور شہر میں سیم نالے کا پانی داخل ہو گیا تھا اس لئے لائلپور کے خدام واپس آ گئے اور اس ڈسپنسری کا انتظام جماعت احمدیہ جھنگ کے سپرد کر دیا۔ واپسی کے وقت امدادی کیمپوں کی انتظامیہ نے مجلس خدام الاحمدیہ لائلپور کے اراکین کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا اور مجلس کی مساعی کو سراہا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ انگلستان کے کوائف

(بقیہ صفحہ اوّل)

کہ الہام کا دروازہ بند ہے حالانکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا کہ اس وقت کے بعد بھی اللہ تعالیٰ سے بشارتیں حاصل کریں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ نے ہزاروں ایسے بچے پیدا کئے جنہیں سچی خوابیں آئیں سو اس رحمت کا وعدہ یہ تھا کہ وہ رحمت پورے جوش کے ساتھ ان لوگوں پر برسے گی۔ لیکن ان لوگوں نے اس رحمت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

ترقی اسلام ہی سے وابستہ ہے

فرمایا: امریکہ، رشیا، کامن ویلتھ روس وغیرہ نے ترقی کی۔ اور جب ہم ان اصولوں پر نگاہ ڈالتے ہیں جو اس ترقی کا باعث بنے تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ یہ وہی اصول تھے جو اسلام نے سکھائے ہیں۔ جب ان لوگوں نے اسلام کے اصولوں کو اپنایا تو ترقی کر گئے۔ جب اسلام کے خلاف عمل کیا تو بدصورتی ان کی زندگی میں نظر آنے لگی۔

فرمایا۔ قرآن کریم بڑی عجیب کتاب ہے جو ہمیں ملی ہے اس احسان کو ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔

فرمایا جماعت احمدیہ کی مستورات اور ناصرات میں اور دیگر عورتوں میں بڑا فرق ہے۔ ترقی کی جو راہیں قرآن نے ہمیں سکھائی ہیں ان کو اختیار کرنا چاہیئے۔ اور خدا تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک سے جتنا پیار رکھنا چاہتا ہے ہمیں اس پیار کو حاصل کرنا چاہیئے

حضور کی صحت

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے لیکن چند دن سے یہاں خاصی گرمی پڑ رہی ہے جس کی وجہ سے حضور کی صحت پر ہوا کا اثر پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل سے ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے خاص فضل سے صحت وسلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے آمین۔ حضور پاکستان میں سیلاب کی خبریں سن کر بہت پریشان ہیں اور تاکید فرماتے ہیں کہ تمام پاکستانی بھائیوں کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت استغفار کیا جائے اور سیلاب زدگان کی ہر ممکن امداد کی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرماتے ہیں ٭